

سوچ سمجھ کر ووٹ استعمال کریں کہ آیا میرا ووٹ تو ایسے شخص کے حق میں نہیں جا رہا جس کا قرآن و حدیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ آج جو پوری دنیا خصوصاً پاکستان اسلامی ملک میں جو فساد بد امنی دہشت گردی تخریب کاری کی آگ سلگ رہی ہے یہ ہمارے غلط انتخاب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے لفظ امانت صیغہ جمع لا کر اسکی طرف اشارہ کر دیا کہ امانت صرف اسی کا نام نہیں کہ ایک شخص کا مال کسی دوسرے شخص کے پاس بطور امانت رکھا ہو۔ بلکہ امانت کی بہت سی اقسام ہیں جن میں حکومتی عہدے بھی داخل ہیں۔

انتخابات میں ووٹ ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت (مفتی محمد شفیع صاحبؒ) کی رسالے سے ضروری سمجھ کر تحریر کرتا ہوں۔ امیدواری: کسی مجلس کی ممبری کے انتخابات کیلئے جو امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہو وہ گویا پوری ملت کے سامنے دو چیزوں کا مدعی ہے۔ ایک یہ کہ وہ اس کام کی قابلیت رکھتا ہے جس کا امیدوار ہے دوسرے یہ کہ وہ دیانتداری سے اس کام کو انجام دے گا۔ اب اگر واقع میں وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے یعنی قابلیت رکھتا ہے اور امانت و دیانت کیساتھ قوم کی خدمت کے جذبے سے اس میدان میں آیا تو اسکا یہ عمل کسی حد تک درست ہے اور بہتر طریق اسکا یہ ہے کہ کوئی شخص خود مدعی بن کر کھڑا نہ ہو بلکہ مسلمانوں کی کوئی جماعت اسکو اس کام کا اہل سمجھ کر نامزد کر دے اور جس شخص میں اس کام کی صلاحیت ہی نہیں وہ اگر امیدوار ہو کر کھڑا ہو تو قوم کا غدار اور خائن ہے۔ اسکا ممبری میں کامیاب ہونا ملک و ملت کیلئے خرابی کا سبب تو بعد میں بنے گا۔ پہلے تو وہ خود غدار اور خیانت کا مجرم ہو کر عذاب جہنم کا مستحق بن جائیگا۔ اب ہر وہ شخص جو کسی مجلس کی ممبری کیلئے کھڑا ہوتا ہے اگر اسکو کچھ آخرت کی بھی فکر ہے تو اس میدان میں آنے سے پہلے خود اپنا جائزہ لے لے۔ اور یہ سمجھ لے کہ اس ممبری سے پہلے تو اسکی ذمہ داری صرف اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال تک محدود تھی کیونکہ ہر شخص اپنے اہل و عیال کا بھی ذمہ دار ہے اور اب کسی مجلس کی ممبری کے بعد جتنی خلق خدا کا تعلق اس مجلس سے وابستہ ہے ان سب کی ذمہ داری کا بوجھ اسکی گردن پر آتا ہے۔ اور وہ دنیا و آخرت میں اس ذمہ داری کا مسئول اور جوابدہ ہے۔

ووٹ اور ووٹر: کسی امیدوار ممبری کو ووٹ دینے کی از روئے قرآن و حدیث چند حیثیتیں ہیں ایک حیثیت شہادت کی ہے کہ ووٹر جس شخص کو اپنا ووٹ دے رہا ہے اسکے متعلق اسکی شہادت دے رہا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت بھی رکھتا ہے اور دیانت اور امانت بھی اور اگر واقع میں اس شخص کے اندر یہ صفات نہیں ہیں اور ووٹر یہ جانتے ہوئے اسکو ووٹ دیتا ہے تو وہ ایک جھوٹی شہادت ہے۔ جو سخت کبیرہ گناہ اور وہال دنیا و آخرت ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث میں رسول کریم ﷺ نے شہادت کا ذبہ کو شرک کے ساتھ کہا ہے میں شمار فرمایا ہے۔ جس حلقے میں چند امیدوار کھڑے ہوں اور ووٹر کو یہ معلوم ہے کہ قابلیت اور دیانت کے اعتبار سے فلاں آدمی قابل ترجیح

ہے تو اسکو چھوڑ کر کسی دوسرے کو ووٹ دینا اس اکبر کہاڑ میں اپنے آپ کو جلا کرنا ہے۔ اب ووٹ دینے والا اپنی آخرت اور انجام کو دیکھ کر ووٹ دے۔ محض رسی مروت یا کسی طمع و خوف کی وجہ سے اپنے آپ کو اس وبال میں جلا نہ کرے دوسری حیثیت ووٹ کی شفاعت یعنی سفارش کی ہے کہ ووٹر اسکی نمائندگی کی سفارش کرتا ہے اس سفارش کے بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہر ووٹر کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جو شخص اچھی سفارش کرتا ہے انہیں اسکو بھی حصہ ملتا ہے اور بری سفارش کرتا ہے تو اسکی برائی میں اسکا بھی حصہ لگتا ہے اچھی سفارش یہی ہے کہ قابل اور دیانت دار آدمی کی سفارش کرے جو خلق خدا کے حقوق صحیح طور پر ادا کر لے۔ اور بری سفارش یہ ہے کہ نا اہل، نالائق، فاسق، ظالم کی سفارش کرے اسکو خلق خدا پر مسلط کر لے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والا امیدوار اپنے پانچ سالہ دور میں جو نیک یا بد عمل کرے گا ہم اسکے شریک سمجھے جائیگے۔ ووٹر کی ایک تیسری حیثیت وکالت کی ہے کہ ووٹ دینے والا اس امیدوار کو اپنا نمائندہ اور وکیل بناتا ہے لیکن اگر یہ وکالت اس کے کسی شخصی حق کے متعلق ہوتی اور اسکا نفع نقصان صرف اسکی ذات کو پہنچتا اور اسکا یہ خود ذمہ دار ہوتا مگر یہاں ایسا نہیں کیونکہ یہ وکالت ایسے حقوق کے متعلق ہے جس میں اسکے ساتھ پوری قوم شریک ہے۔ اس لئے اگر کسی نا اہل کو اپنی نمائندگی کیلئے ووٹ دے کر کامیاب بنایا تو پوری قوم کے حقوق کو پامال کرنے کا گناہ بھی اسکے گردن پر رہا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا ووٹ تین حیثیتیں رکھتا ہے ایک شہادت دوسرے سفارش تیسرے حقوق مشترکہ میں وکالت تینوں حیثیتوں میں جسطرح نیک، صالح، قابل آدمی کو ووٹ دینا موجب ثواب عظیم ہے اور اسکے ثمرات اسکو ملنے والے ہیں اسی طرح نا اہل یا غیر متدین شخص کو ووٹ دینا جموٹی شہادت بھی ہے اور بری سفارش بھی اور ناجائز وکالت بھی اور اسکے جاہ کن ثمرات بھی اسکے نامہ اعمال میں لکھے جائیگے۔

ضروری تنبیہ: جس طرح قرآن و سنت کی رو سے یہ واضح ہوا کہ نا اہل، ظالم، فاسق اور غلط آدمی کو ووٹ دینا گناہ عظیم ہے اسی طرح ایک اچھے، نیک اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ثواب عظیم ہے۔ بلکہ ایک فریضہ شری ہے۔ قرآن کریم نے جیسے جموٹی شہادت کو حرام قرار دیا ہے اسی طرح سچی شہادت کو واجب و لازم بھی فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (ترجمہ) مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے کہ سچی شہادت سے جان نہ چرائیں۔ اللہ کیلئے ادائیگی شہادت کے واسطے کھڑے ہو جائیں۔ ایک آیت میں ارشاد ہے۔ اللہ کیلئے سچی شہادت کو قائم کرو۔ تیسری جگہ ارشاد ہے۔ سچی شہادت کو چھپانا حرام اور گناہ ہے۔ ان تمام آیات میں مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد کر دیا ہے کہ سچی گواہی سے جان نہ چرائیں۔ ضرور ادا کریں۔ آج جو خرابیاں انتخابات میں پیش آرہی ہیں انکی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نیک، صالح حضرات عموماً ووٹ دینے ہی سے گریز کرنے لگے۔ جسکا لازمی نتیجہ وہ ہوا جو مشاہدہ میں آ رہا ہے۔ کہ ووٹ عموماً ان لوگوں کے آتے ہیں جو چند کھوں میں خرید لئے جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے ووٹوں سے جو